مُفتی عبد الواحد قریشی حفظہ اللہ

تفسیر قرآن کی اہمیت

- مماتیت سے گفتگو کس طرز پہ کی جائے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتداء ہے رب جلیل کے بابرکت نام سے جو دلوں کے بھید خوب جانتا ہے۔ اہل السنت والجماعت احناف دیوبند وہ ناجی گروہ ہے جس کی بشارت نصوص قطعیہ میں موجود ہے۔ قرآن کریم، احادیث نبویہ ﷺ، حضور پاک ﷺ کے صحابہ کرام کے ارشادات، ائمہ متبوعین کے اقوال، اہل سنت والجماعت کی حقانیت پر دلالت کرتے نظر آتے ہیں۔ بدقسمتی سے 1957ء میں اہل السنت والجماعت کے عقائد پر ڈاکہ مارنے کیلئے ایک گروپ تشکیل دیا گیا اور سوچی سمجھی سازش کے تحت پورے پاکستان میں چیدہ چیدہ جگہ پہ فسادات ہر مسجد میں کھڑے کیے گئے۔ ہر عالم کے درس میں، ہر خطیب کی خطابت میں، ہر وائز کے جلسے میں مختلف قسم کی پرچیوں سے فسادات کرانے کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ فسادی گروپ خود کو دیوبندی مسنوب کرتے نظر آتے ہیں۔ اشاعت التوحید والسنۃ اور ان کے بڑے اس جماعت اور اس فرقے کے بانی مولانا عنایت اللہ شاہ گجراتی، اُن کی طرز پہ، اُن کی ایما پہ یہ سارا کام شروع کیا گیا۔ آج اشاعت التوحید والسنۃ، علماء دیوبند سے کٹ کر مستقل ایک مسلک، مستقل ایک فرقہ، مستقل ایک فتنہ، مستقل ایک طبقہ بن چکا ہے۔ یہ میں خود نہیں کہہ رہا، اُن کے جلسوں میں جو لوگ آتے جاتے ہیں وہ یہ بخوبی سمجھتے ہیں کہ یہ معاملہ کہاں تک درست ہے۔ میں تو ان سے اندر سے واقف ہوں۔ ان کے جلسوں میں باقاعدہ نعرہ لگتا ہے "مسلک حق اشاعت التوحید والسنۃ زندہ باد"، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ مسلک دیوبند کو قبول نہیں کرتے۔ میں حیران ہوں کہ جہاں پھنسیں تو خود کو دیوبندی کہتے ہیں اور جہاں مسلک کے نعرے کی بات آتی ہے تو پھر علماء دیوبند کی بات نہیں ہے، پھر "مسلک حق اشاعت التوحید والسنۃ زندہ باد"۔ ہمیں یہ دورنگی سمجھ نہیں آتی۔

میں اپنے احباب سے مختلف مجالس میں یہ بات عرض کرتا رہتا ہوں کہ ان سے گفتگو کس طرز پہ کی جائے۔ آج جس طرز پہ ہم جمع ہیں اور میں نے آپ حضرات کی خدمت میں جو بات بیان کرنی ہے اس کا داعیہ ایک سوال ہے۔ وہ سوال یہ ہے کہ اب مماتی گروہ اس حد تک غیر مقلدیت کی ذہنیت اختیار کرچکا ہے کہ واضح طور پر ہمیں یہ پیغام دیتے ہیں کہ آؤ ہم قرآن پہ بات کرتے ہیں۔ ہمیں احادیث کی ضرورت نہیں ہے (نعوذ باللہ)، ہمیں قرآن کریم کی تفاسیر کی ضرورت نہیں ہے (نعوذ باللہ)۔

بعض مماتیوں نے تو ہم سے گفتگو کے دوران یہ بات واضح کی ہے کہ ہمیں بالکل تفاسیر نہیں چاہیے۔ ہمیں تفسیر قرآن نہیں چاہیے، قرآن چاہیے، معارف القرآن نہیں چاہیے، قرآن چاہیے، بہار القرآن نہیں چاہیے، قرآن چاہیے۔ ہمیں تبیان القرآن نہیں چاہیے، قرآن چاہیے۔ اس طریقے کے الفاظ یہ لوگ استعمال کرتے ہیں۔ وہاں پر تو ہم ان سے یہ گفتگو کرتے ہیں۔ آج میں بطور سبق آپ حضرات کی خدمت میں چند باتیں نقل کردیتا ہوں۔

اگر مماتیت سے گفتگو کا آپ حضرات کو واسطہ پڑے اور آپ ان سے گفتگو کریں اور یہ (مماتی) کہہ دیں کہ ہم تفسیر نہیں مانتے، آؤ قرآن پہ بات کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! دیوبندی نوجوانو، اس مسئلہ پر سینہ اُٹھا کر بات کرنا۔ اس مسئلہ پہ جتنا شرح صدر سے بات ہو سکتی ہے، مماتی کے دانت کھٹے جتنے اس مسئلہ پہ ہو سکتے ہیں اور کسی پہ نہیں ہو سکتے۔ انہیں کہو، چھوڑو تفسیریں، آؤ صرف قرآن پہ بات کرتے ہیں، تمہارا یہی دعویٰ ہے؟ آؤ ہم قرآن کریم کھولتے ہیں۔

اب مماتیوں کا دعویٰ ہے کہ حضور پاک ﷺ (نعوذ باللہ) اپنی قبر مبارک میں مُردہ ہیں، اور ہم (دیوبندی) رسول اللہ ﷺ کو زندہ مانتے ہیں۔ مماتی سب سے پہلے جو دلیل پڑھے گا قرآن کریم سے وہ کہے گا قرآن کریم سورۃ زمر، آیت نمبر 30 "اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ" کہ حضور پاک ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے میت فرمایا ہے۔ آپ چیلنج دعوی تحدّی سے کہو کہ میت کا معنی کیا ہوتا ہے؟ مماتی کہے گا مردہ۔ تو کہو! تمہیں شرم نہیں آتی؟ یہاں میت کا معنی مردہ ہے؟ یہ سورت مکی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات حسرتِ آیات سے 13 سال پہلے اُتری ہے۔ اور اس جگہ اللہ کے رسول ﷺ کو اللہ پاک نے " مَيِّتٌ "فرمایا ہے۔ تو اس وقت تو 13 سال حضور پاک ﷺ زندہ رہے۔ تو پتہ چلا کہ میت زندہ کو کہتے ہیں۔ اگر مماتی کہے کہ نہیں، میت کا معنی مردہ ہے، فلاں تفسیر نے لکھا ہے فلاں نے۔ تو کہو کہ شرم کر، ابھی تو تفسیر نہیں مانی تھی، اب جب ہم نے پکڑ کی ہے تو پھر تم تفسیر پہ آ گئے ہو۔ تفسیر مانی ہے تو ہر جگہ مانو، اگر نہیں مانی تو یہ کونسی بات؟ اکابرین اُمت کی تفاسیر سے انکار کرنے والا مماتی مجھے رسول اللہ ﷺ کیلئے مردہ کا لفظ قرآن کریم سے دکھا دے۔ "اِنَّكَ مَيِّتٌ "اللہ پاک نے حضور پاک ﷺ کو فرمایا ہے اور تب حضور ﷺ زندہ تھے تو پتہ چلا کہ میت زندہ کو کہتے ہیں۔ اب ستا موتُ، سیا موتُ۔۔ یہ اعتراض تفاسیر کے ہیں، یہ باتیں یہاں نہیں چلیں گی۔

اور اگر مماتی تفاسیر کا انکار کرتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ مماتی کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ رب العزت ایک نا ایک دن فوت ہو جائیں گے (معاذ اللہ)۔ یہ پکی بات ہے۔ کیوں؟ مماتیوں کو ہم اس بنیاد پہ کہتے ہیں کہ سورۃ العنکبوت، آیت نمبر 57 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں" كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ "کہ ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ یعنی ہر نفس نے مرنا ہے۔ اور نفس کا اطلاق تو اللہ رب العزت پہ بھی قرآن کریم میں ہوا ہے۔ آپ اُٹھایئے سورۃ آل عمران یا اسی طرح آپ سورۃ مائدہ کی تفاسیر اُٹھا لیجیئے۔ تو اس جگہ تو اللہ رب العزت کو سورۃ آل عمران، آیت نمبر 30 اور سورۃ مائدہ، آیت نمبر 116 میں اللہ رب العزت کیلئے بھی نفس کا اطلاق ہوا ہے" وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَه "قرآن کریم میں ہے "اللہ تمہیں اپنے نفس سے ڈراتا ہے" اور دوسری جگہ سورۃ مائدہ، آیت نمبر 116 میں ہے، اللہ پاک کیلئے حضور پاک ﷺ کی زبانی نقل فرمایا گیا" تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِكَ "اللہ تُو میرے نفس کے بارے میں جانتا ہے

، میں تیرے نفس کے بارے میں نہیں جانتا۔اس سے پتہ چلا کہ اللہ رب العزت کیلئے نفس کا اطلاق ثابت ہے۔جب خدا کیلئے نفس کا اطلاق ثابت ہے اور قرآن کہتا ہے " كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ "کہ ہر نفس پر موت آنی ہے۔تو اس کا معنی یہ ہے کہ مماتی خدا کیلئے موت کا قائل ہے۔اب مماتی کہے گا نہیں نہیں نفس کا معنی یہ ہے۔۔اس کی تفسیر یہ ہے۔۔اس کی تشریح یہ ہے۔۔۔تو آپ اسے پکڑیں اور اور کہیں کہ شرم کرو، تفسیریں تو تم نے ماننی نہیں تھیں۔ کس بنیاد پہ تم نفس کا معنی کرتے ہو؟ آیات کی بنیاد پہ ماننا ہے تو آؤ۔

دوسری بات:۔ مماتی کہتے ہیں کہ اللہ کے معاملے میں برابری ہو تو شرک ہے۔ہم سمجھتے ہیں، بالکل شرک ہے۔اور اگر تفسیر نہیں ماننی تو قرآن کریم شرک کی تبلیغ کرتا ہے(نعوذ باللہ العیاذ باللہ)۔کیسے؟۔۔سورۃ المجادلۃ، آیت نمبر1" اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ "اللہ سمیع بھی ہے، اللہ بصیر بھی ہے۔سورۃ الدہر، آیت نمبر2" اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا "اللہ فرماتے ہیں"میں نے انسان کو سمیع بھی بنایا ہے، بصیر بھی بنایا ہے"۔ادھر مماتی کہے گا خدا سمیع و بصیر ہے، ادھر خدا خود فرما رہے ہیں: میں نے انسان کو سمیع بھی بنایا، بصیر بھی بنایا" فَجَعَلْنَاهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا "۔اب مماتی کیسے فرق کرے گا؟ یہ تو معاملہ ایک ہو گیا۔اگر سمیع کا معنی سامع لے کر(کہیں سننا، کہیں نہ سننا)صفت مشبہ اور اسم فاعل کا فرق کرے گا تو یہ تو تفسیریں ہیں، تفسیر میں تو جانا نہیں ہے۔لہٰذا تو پھر یہ شرک کا عقیدہ مان لو۔

اچھا اس سے ہٹ کر میں رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس کی طرف آتا ہوں۔اگر تفسیر نہیں ماننی تو حضور پاک ﷺ کیلئے مماتی لکھ دے کہ حضور ﷺ حاضر و ناظر ہیں، حضور ﷺ ہر جگہ موجود ہیں۔یہ بات لکھ دے اگر تفاسیر، اکابرین امت کے اقوال، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی باتیں، اللہ کے رسول ﷺ کے فرامین نہیں ماننے، صرف آیات ماننی ہیں تو مماتی لکھ دے نا کہ حضور پاک ﷺ ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں۔کیوں؟۔۔۔سورۃ آل عمران، آیت نمبر 101 بتاتی ہے:" وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيَاتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ۚ "تمہارے اندر اللہ کے رسول ﷺ موجود ہیں۔رضا خانی یہی تو(بطور دلیل)پیش کرتے ہیں کہ "تمہارے اندر اللہ کے رسول ﷺ موجود ہیں"۔اب اگر اس کا تفسیری معنی نہ دیکھا جائے کہ یہ صرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمایا گیا تھا جو ایک واقعہ کیلئے تھا کہ " دیکھو اس بات کے اندر اللہ کے رسول ﷺ تم میں موجود ہیں، اُن سے پوچھ لو"، پوری اُمت کی بات نہیں تھی۔اگر اس تفسیر سے صرفِ نظر کر لیا جائے تو پھر تو اللہ کے رسول ﷺ ہر جگہ حاضر و ناظر ہو گئے(وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ)پوری اُمت کیلئے۔اب جہاں بھی جائے گا مماتی تفسیر کا سہارا لے گا۔اس طرح تو بغیر تفسیر کے صرف خالی الفاظ ماننے ہیں، تفسیر چھوڑ دینی ہے تو پھر حضور پاک ﷺ کو حاضر و ناظر مان لو۔سورۃ الانبیاء، آیت نمبر107 "وَمَآ اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ "پیغمبر ﷺ رحمت ہیں۔قرآن

کریم کہتا ہے: جب حضور پاک ﷺ رحمت ہیں۔ سورۃ الاعراف، آیت نمبر 56 "اِنَّ رَحۡمَتَ اللّٰهِ قَرِيۡبٌ مِّنَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ" اللہ کی رحمت تو ہر محسن کے قریب ہے۔ جب حضور ﷺ رحمت ہیں اور رحمت ہر کسی کے قریب ہے تو پھر حضور ﷺ کو حاضر و ناظر مان لو، اگر تفسیریں نہیں مانی تو۔ اور سورۃ الاعراف، آیت نمبر 156 "وَرَحۡمَتِىۡ وَسِعَتۡ كُلَّ شَىۡءٍ" اللہ فرماتے ہیں میری رحمت تو ہر چیز سے بڑھی ہوئی ہے۔ اگر تفسیریں نہیں مانی تو پھر حضور ﷺ ہر جگہ پہ موجود ہیں۔ آپ ان آیات کا معنی کیا کریں گے؟ مماتی اس آیت کا معنی کرے گا کیا؟ اور اگر یہی بات ہے، تفسیر نہیں مانی تو مُردے تو ایسے سنتے ہیں کہ انسان تو انسان (مردہ) پرندے بھی سنتے ہیں۔ مماتی لکھ دے کہ پرندہ مرنے کے بعد سنتا ہے۔ آپ کہو گے کیسے؟ آپ اُٹھایئے قرآن کریم، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 260، حضرت ابراہیم علیہ السلام کیلئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا اے اللہ! آپ مردوں کو کیسے زندہ کریں گے؟ اللہ نے فرمایا: "اَوَلَمۡ تُؤۡمِنۡ" ایمان نہیں ہے؟ (ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا) یا اللہ! ایمان تو ہے "بَلٰى وَلٰـكِنۡ لِّيَطۡمَئِنَّ قَلۡبِىۡ" آنکھوں سے دیکھنا چاہتا ہوں اے اللہ۔ مجھے ایمان ہے، آنکھوں سے دکھا دے۔ اسے کہتے ہیں عین الیقین۔ اے اللہ حق الیقین، علم الیقین تو ہے، عین الیقین آنکھوں سے دکھا دے اے اللہ۔ تو اللہ پاک نے کیا فرمایا: "فَخُذۡ اَرۡبَعَةً مِّنَ الطَّيۡرِ" چار پرندے پکڑ، "فَصُرۡهُنَّ اِلَيۡكَ"۔ سارا یہ معاملہ ہوا ہے، پھر ذبح ہوئے۔ ذبح ہو کر ایک ایک ٹکڑا "ثُمَّ اجۡعَلۡ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنۡهُنَّ جُزۡءًا" ایک ایک پہاڑ کے اوپر ٹکڑے رکھ دیئے ہیں۔ اب وہ پرندے مر گئے ہیں، ذبح ہو گئے ہیں اور ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا ہے "ثُمَّ ادۡعُهُنَّ" ان کو بلایئے "يَاۡتِيۡنَكَ سَعۡيًا" آپ کے پاس دوڑتے ہوئے آئیں گے۔ تو پتہ چلا کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بات سُن کر آئے تھے۔ جب سنا تھا تب مردہ تھے، تو مردہ تو پرندہ بھی سنتا ہے۔ اب چھوڑ تفسیروں کو اور کہہ دے کہ (مردہ) پرندہ سنتا ہے۔ تُو اللہ کے نبی ﷺ کے سماع کا انکار کرتا ہے۔ تم پرندے سے بھی کم درجہ نبی علیہ السلام کو دیتے ہو (نعوذ باللہ العیاذ باللہ)۔ کس بنیاد پہ مماتی تفسیر کا انکار کرے گا؟ اگر تفاسیر کو چھوڑ دیا جائے تو ان باتوں کا کیا جواب دو گے۔

اور اس پر میں مزید ایک بات کہوں، اگر تفسیر نہیں مانی علم تفسیر، علم حدیث، علم اصول تفسیر، علم اُصول حدیث، علم فقہ، علم اُصول فقہ، علم بلاغت، علم کلام، علم بدیع، علم صرف، علم نحو، علم منطق، اور اسی طرح مکمل پندہ علوم، یہ پڑھ کر بندہ مولوی بنتا ہے، مفسر بنتا ہے۔ تم اپنے بڑوں کو کیوں مولوی کہتے ہو؟ کیوں مفتی کہتے ہو؟ پھر تو تمہارے مولوی تفسیر سے جاہل ہو گئے، جب تفسیر مانی نہیں ہے۔ مولوی پڑھے تو وہ مولوی، وہ تفسیر ہے، علامہ ہے، فہامہ ہے، پتہ نہیں مقبول بین العرب والعجم ہے اور ادھر یہ معاملہ ہے کہ تفسیر نہیں مانی۔ اچھا جب تمہارے مولوی تفسیر سے جاہل ہیں تو پھر میں ایک اگلی بات کہوں گا کہ تم نے قرآن کریم کی تفاسیر لکھی کیوں

ہیں؟ کیوں لکھیں اپنی تفاسیر؟ جب تفسیر مانی نہیں تھی تو کیوں لکھی؟ یہ "مُخ القرآن" کیوں لکھوائی طیب پنج پیری سے؟ کیوں لکھوائی ہے؟ نہ لکھواتے نا۔ یہ "شفاء الصدور" کی آیات کیوں لکھوائی ہے؟ نہ لکھواتے۔ مجموعہ مقالات نیلوی کے اندر جواہر القرآن پہ جب حملہ ہوا تو "عقد العقیان فی علوق جواہر القرآن" کیوں لکھا تم نے؟ "اقامۃ البرھان" سجاد بخاری والی کس بنیاد پہ آپ نے لکھی؟ خلاصہ تفسیر کی یہ کتابیں امیر عبد اللہ ڈیروی جو ماسٹر ہے، اس کی کیوں لکھوائی؟ "قرآنی عقائد" یہ تفسیر کیوں لکھوائی؟ یہ رفاعی تفسیریں، یہ کس بنیاد پہ مماتیوں نے لکھوائی ہیں؟ اتنی تفسیریں تم لکھ دو تو یہ تمہارے لیے جائز ہیں اور جب ہم تفسیر تمہارے مقابلے میں پیش کریں تو نانا، پھر تفسیر کی بات نہیں ہے۔ کچھ شرم کچھ حیا کرنی چاہیئے۔ اور یہ اپنے اشتہارات دیکھو۔۔۔ دورہ تفسیر القرآن، دورہ تفسیر القرآن، دورہ تفسیر القرآن۔ اگر یہ تفسیریں مانی نہیں ہیں تو دورہ تفسیر کس لیے کراتے پھرتے ہو؟ پھر دورہ تفسیر کی ضرورت کیا ہے؟ ہمارے پاس اتنے ہزار بندہ جمع ہو گیا، طیب پنج پیری کے پنج پیر کے اندر اتنے بندے جمع ہو گئے۔ ماسٹر کے دورہ تفسیر میں ماسٹر عبد اللہ نے اتنے بندوں کو پڑھا دیا۔ وہ فلاں جس کے نام میں حیات ہے اور حیات کا منکر ہے، اس کے درس میں اتنے زیادہ جمع ہو گئے۔ تو جب تفسیر مانی ہی نہیں تو تفسیر کس بنیاد پہ پیش کرتے ہو؟
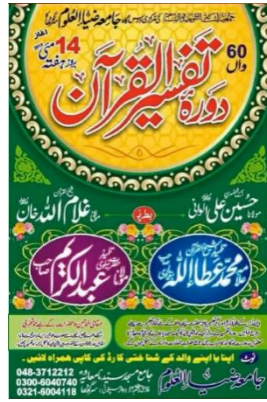
اور آخری وجہ دیوبند کے نوجوانو میں آپ کو بتاؤں مماتی قرآن کی اکابرین اُمت کی تفسیر کا انکار اسی وجہ سے کرتا ہے کہ اپنے جھوٹے عقائد کو اسلام کے نام پہ پیش کرے۔ یہی کام کیا مرزا قادیانی نے، اُمت کی تفسیروں کا انکار کر کے اپنی تفسیریں لکھیں۔ یہی کام کیا احمد رضاخان رضاخانی نے، اُمت کی تفسیروں کا انکار کر کے اپنی تفسیریں لکھوائیں نعیم الدین مراد آبادی اور احمد یار گجراتی وغیرہ سے۔ یہی کام کیا غلام احمد پرویز نے، اُمت کی تفسیروں کا، اکابرین امت کی تفاسیر کا انکار کر کے اپنی لکھوادی۔ یہی کام کیا مودودی نے، اور انہوں نے امت کی تفاسیر کا انکار کر کے اپنی تفہیم القرآن لکھوادی۔ یہی کام آج کے دور میں مماتی کر رہا ہے۔ تو اس کا معنی ہے میٹھا میٹھا ہپ ہپ۔۔ کڑوا کڑوا تھو تھو والی بات ہے۔ یوں نہیں ہونا چاہیے، انصاف سے کام لو۔

میں آخر میں ایک بار پھر کہتا ہوں کہ دیوبندی نوجوانو، اگر مماتی درمیان میں ڈرامے بازی کرے تو یہ تمام دلائل اس کے منہ پہ مارو، ان شاء اللہ تا قیامت ان کے پاس جواب نہیں ہو گا۔ اگر ان کے ہاں جرات، ہمت، طاقت، سکت، قوّت کا کوئی ذرّہ بھی محفوظ ہے تو تفسیروں

کا انکار کرنا ختم کر دو اور اُمت کے راستے پر آجاؤ۔ میں ایک دفعہ پھر تمہیں دعوت دوں گا کہ آپ صحیح راستے پر آؤ، اپنی قبر کو برباد نہیں کرو۔ حیات النبی ﷺ، سماع النبی ﷺ کا انکار کر کے اپنی قبر برباد مت کرو اور اپنی قبر کو سانپوں سے مت بھرو اور اپنی آخرت برباد نہ کرو۔ علماء دیوبند کے اجماعی عقیدہ کی طرف آجاؤ۔ اللہ پاک تمہیں ہدایت کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْن